محبت کا تہوار" ویلنٹائن ڈے"
کتاب وسنت کی روشنی میں

[اردو]

حكم الاحتفال بعيد الحب في ضوء الكتاب والسنة

[اللغة الأردية]

جمع وترتيب

شفيق الرحمن ضياء الله

مراجعة

أبو عبد المعيد

ناشر

دفترتعاونی برائے دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، الریاض

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة بمدينة الرياض

1429 - 2008

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلي يوم الدين وبعد:

الله تعـالى كـا ارشـاد هـے ﴿[illegible]﴾ [البقرة : 120]" آپ سے یہود ونصاری ہرگزراضی نہیں ہونگے جب تک کہ آپ انکے مذہب کے تابع نہ بن جائیں "

اور الله کے رسول ﷺکا فرمان ہے "تم اپنے سے پہلی امتوں کےطریقوں کی ضرور باضرور پیروی کروگے، بالشت دربالشت، ہاتہ درہاتہ 'حتی کہ اگر وہ گوہ کےبل میں داخل ہوئے ہونگے تو تم بھی ان کی پیروی میں اسمیں داخل ہوگے، ہم نے کہا اے الله کے رسول ﷺ !کیا یہود اورنصاری؟ آپ نے فرمایا: پھراور کون؟ !"

(صحيح بخاري كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة :151/8)

اور آپ ﷺکا ارشاد ہے (مَن تَشَبّہ بقَومٍ فَہُوَ مِنہُم) "جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے " (مسند احمد ك50/2)

قارئین کرام! رب کریم کا ہم پر لا کہ لاکہشکرو احسان ہے کہ ہمیں اس دنیائے آب وگل میں پیدا کرنے کے بعد ہماري رشدوہدایت کے لئے أنبیاء ورسل کا سلسلہ جاری کیا ،جوحسب ضرورت وقتا فوقتاً ہر قوم میں خدائی پیغام کو پہنچاتے رہے ،اوراس سلسلہ نبوت کے آخری کڑی احمد مجتبی'محمد مصطفے' ﷺہیں جوکسی خاص قوم کیلئے نہیں ،بلکہ ساری انسانیت کے لئے رشدوہدایت کا چراغ بن کرآئے ، جنہوں نے راہ ہدایت سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو صراط مستقیم کے روشن شاہراہ پرلا کر گامزن کیا، اورتیئیس سالہ دور نبوت کے اندر رب کریم نے دین کومکمل کردیا اور یہ فرما ن جاری کردیا کہ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا ﴾ (سورة المائده: 3) " آج میںنے تمہارےلئے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھر پورکردیا اور تمہارے لئےاسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہوگیا "

یہ آیت کریمہ حجۃ الوداع کے موقع پر جمعہ کے دن عرفہ کی تاریخ کو نازل ہوئی

اور محمد ﷺ کے ذریعہ شریعت کی تکمیل کا اعلان کردیا گیا ،لہذا اب دین میں کسی کمی وزیادتی کی ضرورت باقی نہ رہی ،اور آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ :"لوگوں میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہوگے گمراہ نہیں ہوگے، ایک کتاب اللہ دوسری میری سنت یعنی حدیث " پھرآپ ﷺ کا چند مہینے کے بعد انتقال ہوگیا ،اور لوگ چند صدیوں تک دین کے صحیح شاہراہ پر قائم رہے یہاں تک کہ خیرالقرون کا دور ختم ہوگیا ، اوررفتہ رفتہ عہد رسالت سے دوری ہوتی گئی اورجہالت عام ہونے لگی ، اور دین سے لگاؤ کم ہوتا گیا ، مختلف گمراہ اور باطل فرقے جنم لینا شروع کردئیے ، یہودو نصاری اور أعداء اسلام کی ریشہ دوانیوں کا سلسلہ تیز پکڑتا گیا اور بہت سارے باطل رسم ورواج اورغیر دینی شعائر مسلمانوں نے یہودونصاری کی اندہی تقلید میں اپنا نا شروع کردیا ،چنانچہ انہیں باطل رسم رواج اورغیر دینی شعائر میں سے عید الحب (**ویلنٹائن ڈے**) یا محبت اورعشق وعاشقی کا تہوار ہے جسکوموجودہ دورمیں ذرائع إبلاغ (انٹرنٹ، ٹیلی ویژن، ریڈیو، اخباروجرائد) کے ذریعہ پوری دنیا میں بڑے ہی خوشنما اورمہذب انداز میں پیش کیا جارہاہے ،جسمیں نوجوان لڑکوں اورلڑکیوں کاباہم سرخ لباس میں ملبوس ہوکر گلابی پھولوں، عشقیہ کارڈوں، چاکلیٹ اورمبارکبادی وغیرہ کے تبادلے کے ذریعے عشق ومحبت کا کھلّم کھلا اظہارہوتا ہے ،اوربے حیائی وفحاشی اورزناکاری کے راستوں کو ہموارکیا جاتا ہے ،اوررومی وثنیت اورعیسائیت کے باطل عقیدے اورتہوارکو فروغ وتقویت دی جاتی ہے،اور مسلمان کافروں کی اند ھی تقلید کرکے اللہ ورسول ﷺ کی غضب وناراضگی کا مستحق ہوتا ہے.

آئیے ہم آپ کو اس تہو ار کی حقیقت وپس منظر اور اسلامی نقطہ نظرسے اسکے حکم کے بارے میں بتاتے چلیں تاکہ اس اندھی رسم ورواج کا مسلم معاشرے سےجو ایک ناسور کی طرح پھیلتا چلا جارہا ہے ،اورنوخیز عمرکے لڑکوں اور لڑکیوں کو فحاشی و زناکاری کی طرف دعوت دے رہا ہے، اسکا علاج ا ورخاتمہ ہوسکے .

ویلنٹائن ڈے (یوم محبت) کا پس منظر:

یوم محبت رومن بت پرستوں کے تہواروں میں سے ایک تہوارہے، جبکہ رومیوں کے یہاں بت پرستی سترہ صدیوں سے زیادہ مدت سے رائج تھی، اوریہ(تہوار)رومی بت پرستی کے مفہوم میں حب الہی سے عبار ت ہے .

اس بت پرست تہوار کے سلسلے میں رومیوں اوران کے وارثین عیسائیوں کے یہا ں بہت ساری داستانیں اورکہانیاں مشہورہیں

لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہوریہ ہے کہ:"رومیوں کےاعتقاد کے مطابق شہرروما کے مؤسِّس (روملیوس) کو ایک دن کسی مادہ بھیڑیا نے دودہ پلایا جس کی وجہ سے اسے قوت فکری اور حلم وبردباری حاصل ہوگئی ،

لہذارومی لوگ اس حادثہ کی وجہ سے ہرسال فروری کے وسط میں اس تہوار کو منایا کرتے ہیں،اسکا طریقہ یہ تھا کہ کتا اور بکری ذبح کرتے اور دو طاقتور مضبوط نوجوان اپنے جسم پر کتے اور بکری کے خون کا لیپ کرتے،اور پھر اس خون کو دودہ سے دہوتے،اور اسکے بعد ایک بہت بڑا قافلہ سڑکوں پرنکلتا جسکی قیادت دونوں نوجوانوں کے ہاتہ میں ہوتی، اوردونوں نوجوان اپنےساتہ ہاتہ میں چمڑے کے دو ٹکڑے لئے رہتے، جو بھی انہیں ملتا اسے اس ٹکڑے سے مارتے اور رومی عورتیں بڑی خوشی سے اس ٹکڑے کی مار اس اعتقاد سے کھاتیں کہ اس سے شفا اور بانجه پن دور ہو جاتا ہے ،

سینٹ"ویلنٹائن "کا اس تہوار سے تعلق :

سینٹ ویلنٹائن نصرانی کنیسہ کے دو قدیم قربان ہونے والے اشخاص کا نام ہے، اورایک قول کے مطابق ایک ہی شخص تھا جو شہنشاہ" کلاودیس " کےتعذیب کی تاب نہ لا کر 296ء میں ہلاک ہوگیا .اور جس جگہ ہلاک ہوا اسی جگہ 350میلادی میں بطور یادگار ایک کنیسہ تیار کردیا گیا .

جب رومیوں نے عیسائیت قبول کرلی تو وہ اپنے اس سابقہ تہوار کو مناتے رہے لیکن انہوں نے اسے بت پرستی(محبت الہی) کے مفہوم سے نکا ل کر دوسرے مفہوم "محبت کے شہداء" میںتبدیل کر دیا ،اورانہوں نے اسے محبت وسلامتی کی دعوت دینے والے"سینٹ ویلنٹائن"کے نام کردیا جسے وہ اپنی گمان کے مطابق اسے اس راستے میں شہید گردانتے ہیں .

اور اسے عاشقوں کی عید اورتہوار کا نام بھی دیتے ہیں، اورسینٹ ویلنٹائن کو عاشقوں کا شفارشی اور ان کا نگراں شمار کرتے ہیں.

اس تہوار کےسلسلے میں ان کے باطل اعتقاد ات میں سے یہ تھی کہ: نوجوان اور شادی کی عمر میں پہنچنے والی لڑکیوں کے نام کاغذ کے ٹکڑوں پرلکھکر ایک برتن میں ڈالتے اوراسے ٹیبل پر رکه دیا جاتا،اور شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان لڑکوں کو دعوت دی جاتی کہ ا ن میں سے ہرشخص ایک پرچی کونکا لے ،لہذا جس کا نام اس قرعہ میں نکلتا وہ اس لڑکی کی ایک سال تک خدمت کرتا اور وہ ایک دوسرے کے اخلاق کا تجربہ کرتے، پھر بعد میں شادی کرلیتے ،یاپھر آئندہ سال اسی تہوار یوم محبت میں دوبارہ قرعہ اندازی کرتے، لیکن دین نصرانی کےعلماء اس رسم کے بہت زیادہ مخالف تھے،اوراسے نوجوان لڑکے لڑکیوں کےاخلاق خراب کرنے کا سبب قرار دیا،لہذا اٹلی جہاں پر اسے بہت شہرت حاصل تھی،اسے باطل وناجائز قراردے دیا گیا ، پھر بعد میں اٹھارہ اورانیسویں صدی میں دوبارہ زندہ کیا گیا ، وہ اس طرح کہ کچہ یوروپی ممالک میں کچه بکڈپوں پر ایک کتاب (ویلنٹائن کے نام) کی فروخت شروع ہوئی،جس میں عشق ومحبت کے اشعار تہے ،جسے عاشق قسم کے لوگ اپنی محبوبہ کو خطوط میں لکھنے کیلئے استعمال کرتے تھے،اوراس میں عشق ومحبت کے خطوط لکھنے کے بارہ میں چند ایک تجاویزبھی درج تھے.

2- ا س تہوار کاایک سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ :

"جب رومی بت پرستوں نے نصرانیت قبول کرلی ،اور عیسائیت کے ظہور کے بعد اس میں داخل ہوگئے توتیسری صدی میلادی میں رومانی بادشاہ" کلاودیس دوم" نے اپنی فوج کے لوگوں پر شادی کرنے کی پابندی لگادی کیونکہ وہ بیویوں کی وجہ سے اسکے ساتہ جنگوں میں نہیں جاتے تھے .

لیکن **سینٹ ولنٹائن** نے اس فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے چوری چھپے فوجیوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا،اور جب کلاودیس کو اس کا علم ہوا تو اسنے سینٹ ویلنٹائن کو گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا ،اور اسے پھانسی کی سزا دے دی ، کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران ہی سینٹ ویلنٹائن کو **جیلر کی بیٹی سے محبت** ہوگئی اور سب کچہ خفیہ ہوا، کیونکہ پادریوں اور راہبوں پر عیسائیوں کے نزدیک شادی کرنا اورمحبت کے تعلقات قائم کرنا حرام ہیں ، نصاری کے یہاں اس کی شفارش کی گئی کہ نصرانیت پر قائم رہے ، اورشہنشاہ نے اسے عیسائیت ترک کرکے رومی(بت پرستی) دین قبول کرنے کو کہا کہ اگر وہ عیسائیت تر ک کردے تو اسے معاف کردیا جائیگا اور وہ اسے اپنا داماد بنا نے کے ساتہ اپنے مقربین میں شامل کرلے گا ،

لیکن ویلنٹائن نے اس سے انکار کردیا اورعیسائیت کو ترجیح دی اوراسی پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا، تو چودہ فروری 270ء کے دن اور پندرہ فروری کی رات اسے پھانسی دے دی گئی ، اور اسی دن سے اسے" قدیس" یعنی پاکباز بشب کا خطاب دے دیا گیا .

اسی قصہ کوبعض مصادر نے چند تبدیلی کے سا تہ اس طرح ذکرکیا ہے : (کہ پادری ویلنٹائن تیسری صدی عیسوی کے اواخرمیں رومانی بادشاہ "کلاودیس ثانی" کے زیر اہتمام رہتا تھا ، کسی نافرمانی کی بنا پر بادشاہ نے پادری کو جیل کے حوالے کردیا ،جیل میں جیل کے **ایک چوکیدار کی لڑکی** سے اس کی شناسائی ہوگئی اور وہ اس کا عاشق ہوگیا ، یہاں **تک کہ اس لڑکی نے نصرانیت قبول کرلیا** اور اس کے ساتہ اس کے 46/رشتہ دار بھی نصرانی ہوگئے ، وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اس کی زیارت کے لئے آتی تھی ، جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کردیا ، پادری کو جب یہ پتہ چلا تو اس نے یہ ارادہ کیا کہ اس کا آخری لمحہ اس کی معشوقہ کے ساتہ ہو ،چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک کارڈ ارسال کیا جس پر لکھا ہوا تھا " نجات دہندہ ویلنٹائن کی طرف سے "پھر اسے 14/فروري 270ء کو پھانسی دے دی گئی --اس کے بعد یورپ کی بہت ساری بستیوں میں ہر سال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کوکارڈ بھیجنے کا رواج چل پڑا ، ایک زمانہ کے بعد پادریوں نے سابقہ عبارت کو اس طرح بدل دیا "پادری ویلنٹائن کے نام سے " انہوں نے ایسا اسلئے کیا تاکہ پادری ویلنٹائن اور اس کی معشوقہ کی یادگارکو زندہ جاوید کردیں)

اور کتاب" قصة الحضارة" میں ہے کہ : کنیسہ نے گرجا گھر کی ایک ایسی ڈائری تیارکی ہے جس میں ہر دن کسی نہ کسی پادری(قدیس) کا تہوارمقرر کیاجاتا ہے ،اورانگلینڈ میں سینٹ ویلنٹائن کا تہوار موسم سرما کے آخر میں منایا جاتا ہے اورجب یہ دن آتا ہے تو ان کے کہنے کے مطابق جنگلوں میں پرندے بڑی گرمجوشی کے ساتہ آپس میں شادیاں کرتے ہیں ،

اورنوجوان اپنی محبوبہ لڑکیوں کے گھروں کی دہلیزپرسرخ گلاب کے پھول رکھتے ہیں ،(قصۃ الحضارۃ تالیف: ول ڈیورنٹ (15-33)

" ویلنٹائن ڈے " کے أہم ترین شعار :
1-دیگر تہواروں کی طرح خوشی وسرور کا اظہار
2- سرخ گلاب کے پھولوں کا تبا دلہ اوروہ یہ کام بت پرستوں کی حب الہی اورنصاری کے باب عشق کی تعبیرمیں کرتے ہیں .اوراسی لئے اسکا نام بھی عاشقوں کا تہوار ہے
3 – اس کی خوشی میں کارڈوں کی تقسیم ، اور بعض کارڈوں میں کیوبڈ کی تصویر ہوتی ہے جو ایک بچے کی خیالی تصویر بنائی گئی ہے اس کے دوپیر ہیں اور اس نے تیر کمان اٹھا رکھا ہے ،جسے رومی بت پرست قوم،محبت کا الہ مانتے ہیں ،
4-کارڈوں میں محبت وعشقیہ کلمات کا تبادلہ جو اشعار،یا نثر،یا چھوٹے چھوٹے جملوں کی شکل میں ہوتے ہیں ، اور بعض کارڈوں میں گندے قسم کے أقوال اور ہنسانے والی تصویریں ہوتی ہیں ، اور عام طورپر اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ"ولنٹائینی ہو جاؤ" جو کہ بت پرستی کے مفہوم سے منتقل ہو کر نصرانی مفہوم کی تمثیل بنتی ہے ،
5-بہت سے نصرانی علاقوں میں دن کے وقت بھی محفلیں سجائی جاتی ہیں ،اوررات کو بھی عورتوں اورمردوں کا رقص وسرور ہوتا ہے ،اور بہت سے لوگ پھول ، چاکلیٹ کے پیکٹ وغیرہ بطورتحفہ محبت کرنے والوں ، شوہروں اور دوست واحباب کو بھیجتے ہیں .
مذکورہ بالا کہانیوں کے تناظرمیں یہ کہا جاسکتا ھےکہ:
* یہ تہوار اصلاً رومی بت پرستوں کا عقیدہ ہےجسے وہ محبت کے الہ سے تعبیرکرتے ہیں.
*اوررومیوں کے یہاں اس تہوارکی ابتدا قصے کہانیوں اورخرافات پرمشتمل تھی جیسے: مادہ بھیڑیےکا" شہرروم کے مؤسِّس"کودودھ پلانا جو حلم وبردباری اورقوت فکرمیں زیادتی کا سبب بنا ،یہ عقل کے خلاف ہے،کیونکہ حلم وبردباری اورقرت وفکر میں اضافہ کا مالک اللہ تعالی ہے نہ کہ بھیڑیا ،اوراسی طرح یہ عقیدہ کہ ان کے بت برائی اورمصیبت کو دفع کرتے ہیں اورجانوروں کو بھیڑیوں کی شر سے دوررکھتے ہیں باطل اور شرکیہ عقیدہ ہے.
*اس تہوار سے بشب ویلنٹائن کے مرتبط ہونے میں کئی ایک مصادر نے شک کا اظہارکیا ہے اوراسے وہ صحیح شمارنہیں کرتے ،
* کیتھولیک فرقہ کے عیسائی علماء نےاس تہوارکو اٹلی میںمنانے پر پابندی لگا دی ، کیونکہ اس سے گندے اخلاق کی اشاعت ، اورلڑکوں و لڑکیوں کی عقلوں پر برا اثر پڑتا ہے ، اورفحاشی وزناکاری کا دروازہ کھلتا ہے .

مسلمانون کے لئے اس تہوارکا منانا کئی وجہوں سے نا جائزہے :
1-اسلام میں عیدوں کی تعداد محدود و ثابت(**زیادتی وکمی ممکن نہیں**) اور توقیفی ہیں ،

ابن تیمہ **رحمہ اللہ** فرماتے ہیں (عیدین اورتہوارشرع اورمنا ہج ومناسک میں سے ہیں جن کے بارےمیں اللہ تعالی کا فرمان ھے:(ہم نے ہر ایک کیلئے طریقہ اور شریعت مقررکی ہے) اورایک دوسری آیت میں اسطرح ہے : (ہم نے ہرقوم کے لئے ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس پروہ چلنتےہیں) مثلا: قبلہ، نمازاور روزے، لہذا ان کا عید اورباقی مناہج میں شریک ہونے میں کوئی فرق نہیں ،اسلئے کہ سارے تہوار میں موافقت کفر میں موافقت ہے، اوراسکے بعض فروعات میں موافقت کفر کی بعض شاخوں میں موافقت ہے،بلکہ عیدین اورتہوار ہی ایسی چیزیں ہیں جن سے شریعتوں کی تمییز ہوتی ہے، اور جن کی ظاہری شعائر ہوتی ہیں، تو اس میں کفارکی موافقت کرنا گویاکہ کفرکے خاص طریقے اور شعار کی موافقت ہے،اور اس میں کوئی شک نہیں کہ پوری شروط کے ساتہ اس میں موافقت کفرتک پہنچا سکتی ہے،اور اس کی ابتداء میں کم ازکم حالت یہ ہے کہ یہ معصیت وگناہ کا سبب ہے ، اوراسی کی جانب ہی نبی ﷺنے اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے:

"یقیناً ہر قوم کےلئے ایک عید اور تہوار ہے اور یہ ہماری عید ہے" (**صحیح بخاری ح -52 9صحیح مسلم ح /893)دیکہیں الإقتضاء (471/11-472)**

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے کفار،بت پرست رومیوں اورعیسائیوں کے ساتہ مشابہت ہے اورکفار چاہے وہ بت پرست ہوں یا اہل کتاب ان سے عمومی مشابہت اختیارکرنا حرام ہے،چاہے وہ مشابہت عقیدہ میں ہو،یا ان کی عادات ورسم ورواج ،یا عید وتہوارمیں ، اللہ کا فرما ن ہے (اورتم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیںآجانےکے بعد تفرقہ ڈالا اوراختلاف کیا انہیں لوگوں کیلئے بہت بڑا عذاب ہوگا)
[آل عمران :105]

2- اورآپ ﷺکا فرمان ہے "جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیارکی وہ انہیں میں سے ہے "مسند احمد (50/2)

شیخ الإسلام ابن تیمیہ لکھتے ہیں :"اس حدیث کی کم ازکم حالت ان سے مشابہت کرنے کی تحریم کا تقاضا کرتی ہے ، اگر چہ حدیث کا ظاہرمشابہت کرنے والےکے کفر کا متقاضی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے (اورجو بھی تم میں سے ان کے ساتہ دوستی کرے یقیناً وہ انہیں میں سے ہے " (الإقتضاء314/1،)

اجما ع :ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ :"کفار کی عیدوں اورتہواروں میں مشابہت اختیارکرنے کی حرمت پر تما م صحابہ کرام کے وقت سے لیکر اجما ع ہے ،جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ نے بھی اسپر علماء کرام کا اجما ع نقل کیا ہے ، (الإقتضاء 454/1) اور أحكام أهل الذمة لإبن القيم :722/2-723)

3-اس دورمیں یوم محبت منانے کا مقصد لوگوں کے مابین محبت کی اشاعت ہے چاہے وہ مومن ہوں یا کافر ،حالانکہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ کفار سے محبت ومودت اوردوستی کرنا حرا م ہے اللہ کا ارشاد ہے (اللہ تعالی اورقیامت کے دن پر ایما ن رکھنے والوں کو آپ ،اللہ تعالی اوراسکے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے ہوئے

ہرگز نہیں پائیں گے ،اگر چہ وہ کافر ان کے باپ ، یا بیٹے، یا ان کے بھائی، یا ان کے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں)[المجادلة :22)
شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں "اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت میں یہ خبر دی ہے کہ کوئی بھی مومن ایسا نہیں پایا جاتا جو کافرسے محبت کرتا ہو، لہذا جو مومن بھی کافر سے محبت کرتا اوردوستی لگاتا ہے وہ مومن نہیں، اور ظاہری مشابہت بھی کفارسے محبت کی غماز ہے لہذا یہ بھی حرام ہوگی "(الإقتضاء (490/1)

اسلئے مذکورہ بالادلائل کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ :
1-اس تہوار کامنانا یا منا نے والوں کی محفل میں شرکت ناجائز ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ " جب یہودیوں کی خاص عید ہے اور عیسائیوں کی اپنی خاص عید تو پھر جس طرح ان کی شریعت اور قبلہ میں مسلمان شخص شریک نہیں، اسی طرح ان کے تہواروں میں بھی شریک نہیں ہوسکتا " (مجلة الحكمة 193/3)
2- اس تہوار کومنا نے یا انکی محفلوں میں شرکت کرنے سے ان کی مشابہت ، انہیں خوشی وسرور،اورانکی تعداد میں بڑھوتری اورزیلدتی حاصل ہوتی ہے جوناجائز ہے،
اللہ تعالی کا ارشاد ہے (اے ایمان والو!تم یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ ، یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں ، یقیناًاللہ تعالی ظالموں کو ہوگز ہدایت نہیں دکھاتا) [المائدہ:51]
اور شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ :
"مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ کفارسے ان کے خصوصی تہواروں میں ان کے لباس ،کھانے، پینے، غسل کرنے، آگ جلانے ،اور اپنی کوئی عبادت اور کام وغیرہ، یا عبادت سے چھٹی کرنے میں ان کفار کی مشابہت کریں . مختصر طور پریہ کہ :ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ کفار کے کسی خاص تہوار کو ان کے کسی شعار کے ساتھ خصوصیت دیں ،بلکہ ان کے تہوار کا دن، مسلمانوں کے یہاں باقی عام دنوں جیسا ہی ہونا چاہئیے" (مجموع الفتاوی (329/35:
3-مسلمانون میں سے جو بھی اس تہوارکو منا تا ہے اس کی معاونت نہ کی جائے بلکہ اسے اس سے روکنا واجب ہے ، کیونکہ مسلمانوں کا کفارکے تہوار کو منانا ایک منکر اور برائی ہے جسے روکنا واجب ہے،
شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ " اور جس طرح ہم ان کے تہواروں میں کفارکی مشابہت نہیں کرتے ، تو اس طرح مسلمانوں کی اس سلسلے میں مدد واعانت بھی نہیں کی جائیگی بلکہ انہیں اس سے روکا جائیگا) الإقتضاء 519/2-520)
تو شیخ الإسلام کے فیصلے کی بنا پر مسلمان تاجروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوم محبت کے تحفے و تحائف کی تجارت کریں، چاہے وہ کوئی معین قسم کا لباس ہو،یا سرخ گلاب کے پھول وغیرہ،اور اسی طرح اگرکسی شخص کو یوم محبت میں کوئی تحفہ دیا جائےتو اس تحفہ کو قبول کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ اسے قبر ل کرنے میں اس تہوار کا اقرار اور اسے صحیح تسلیم کرنا ہے، اور باطل ومعصیت میں مدد ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے ﴿r?è$r¢qç

(#qçr$è? Ÿwr 3“ qø)−G9$ Îû$ ’?ã È›r%ã¨ø9$ ÉOøM}$ ’?ã)[المائدة:3] "نيكي اورپرہیزگاری
میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گنا ہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو "
4-یوم محبت کی **مبارکبادی کا تبادلہ** نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ نہ تو یہ مسلمانوں کا تہوار ہے اور نہ ہی عید ، اور اگر کوئی مسلمان کسی کو اسکی مبارکبادی بھی دے تو اسے جوابا مبارکبادی بہی نہیں دینی چاہئیے،
ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:" اورکفارکے خصوصی شعارجو صرف ان کے ساتہ ہی خاص ہیں **ان کی مبارکبادی دینا متفقہ طور پر حرام** ہے مثلا :انہیں ان کے تہواروں، یاروزے کی مبارکبادی دیتے ہوئے یہ کہا جائے :آپ کو عید مبارک ،یا آپ کو یہ تہوار مبارک ہو ، لہذا اگر اسے کہنے والا کفرسے بچ جائے تو پھر بھی یہ حرام کردہ اشیاء میں سے ہے ، اوریہ اسی طرح ہے کہ صلیب کو سجدہ کرنے والے کسی شخص کو مبارکبادی دی جائے ، بلکہ یہ اللہ تعالی کے نزدیک شراب نوشی اور بے گناہ شخص کو قتل کرنے اور زنا کرنے سے بھی زیادہ عظیم اور اللہ کو ناراض کرنے والی ہے ، اوربہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے یہاں دین کی کوئی قدر وقیمت نہیں، وہ اس کا ارتکا ب کر تے ہیں، اور انہیں یہ علم بھی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کتنا بڑا قبیح جرم کیا ہے ، لہذا جس نے بھی کسی کو معصیت اور نافرمانی’ یا کفروبدعت پر مبارکبادی دی اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالی کے غصہ اورناراضگی پر پیش کردیا" (أحكام أہل الذمۃ 441/1-442)
"یوم محبت" کے بارے میں عصر حاضر کے علماء کرام کا فتوی :
سوال 1- : **فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمن حفظہ اللہ** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: کچہ عرصہ سے یوم محبت کا تہوار منایا جانے لگا ہے ،اور خاص کر طالبات میں اس کا اہتمام زیادہ ہوتا ہے . جو نصاری کے تہواروں میں سے ایک تہوارہے اس دن پورا لباس ہی سرخ پہنا جاتا ہے اور جوتے تک سرخ ہوتے ہیں ، اور آپس میں سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ بھی ہوتا ہے ،ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس طرح کے تہوارمنانے کا حکم بیان کریں اور اس طرح کےمعاملات میں آپ مسلمانوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں ؟ اللہ تعالی آپ کی حفاظت کرے -
جواب : وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته وبعد : یوم محبت کا تہوار کئي وجوھات کی بنا پر ناجائز اور حرام ہے :
1-یہ بدعي تهوار ہے اور اسکی شریعت میں کوئی اصل نہیں
2-یہ تہوار عشق ومحبت کی طرف دعوت دیتا ہے
3- یہ تہوار دل کو اس طرح کے سطحی رذیل امور میں مشغول کردیتا ہے جو سلف صالحین کے طریقے سے ہٹ کر ہے، لہذا اس دن اس تہوار کی کوئی علامت اور شعار ظاہر کرنا جائزنہیں ’چاہے وہ کھانے پینے میں ہو، یا لباس ،یا تحفے تحائف کے تبادلہ کی شکل میں ہو، یا اسکے علاوہ کسی اور شکل میں ہو ،
اور مسلمان شخص کو چاہئے کہ اپنے دین کو عزیز سمجھے، اورایسا شخص نہ بنے کہ ہر ھانک لگانے والےکے پیچھے چلنا شروع کردے(یعنی ہر ایک کے رائے وقول کی صحیح

و غلط کی تمییزکئے بغیر پیروی اوراتباع کرنے لگے) ،میری الله سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہرطرح کے ظاہری وباطنی فتنوں سے محفوظ رکھے اورہمیں اپنی ولایت میں لے اور توفیق سے نوازے والله تعالى أعلم ،

مستقل کمیٹی برائے تحقیقات وافتاء کا فتوی :

سوال : بعض لوگ ہر سال چودہ فروری کو یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کا تہوار مناتے ہیں اور اس دن آپس میں ایک دوسرے کو سرخ گلاب کے پھول ہدیہ میں دیتے ہیں اور سرخ رنگ کا لباس پہنتے ہیں اور ایک دوسرے کو مبارکبادی بھی دیتے ہیں، اوربعض مٹھا ئی کی د کان والے سرخ رنگ کی مٹھائی تیارکرکے اس پر دل کا نشان بناتے ہیں ، اوربعض دکاندار اپنے مال پراس دن خصوصی اعلانات بھی چسپاں کرتے ہیں ، تو اس سلسلےمیں آپ کی کیارائےہے؟

جواب: سوال پرغورفکر کرنےکے بعد مستقل کمیٹی نے کہا کہ :کتاب وسنت کی واضح دلائل ،اورسلف صالحین کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں کوئی تیسرا نہیں ،ایک عید الفطر اور دوسرا عید الأضحی،ان دونوں کے علاوہ جوبھی تہواریاعید چاہے کسی عظیم شخصیت سے متعلق ہو،یا جماعت سے ،یا کسی واقعہ سے ،یا اورکسی معنی سے تعلق ہو سب بدعی تہوارہیں ،مسلمان کیلئے انکا منانا، یا اقرار کرنا ،یااس تہوارسے خوش ہونا ،یا اس تہوارکا کسی بھی چیزکے ذریعہ تعاون کرناجائزنہیں ،اسلئے کہ یہ الله کے حدود میں زیادتی ہے اورجو شخص بھی حدودالله میں زیادتی پید ا کرے گا تو وہ اپنے ہی نفس پر ظلم کرے گا

اورجب ایجاد کردہ تہوار کے ساتہ یہ مل گیا کہ یہ کفارکے تہواروں میں سے ہے تویہ گنا ہ اورمعصیت ہے اسلئے کہ اس میں کفار کی مشابہت اورموالات ودوستی پائی جاتی ہے ، اورالله تعالی نے مومنوں کو کفارکی مشابہت اوران سے مودت ومحبت کرنے سے اپنے کتاب عزیز میں منع فرمایا ہے اورنبی کریم ﷺسے آپ کا یہ فرمان ثابت ہے کہ:(من تشبہ بقوم فہومنہم) "جوشخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ہو انہیں میں سے ہے".

اور"محبت کا تہوار"بعینہ مذکورہ بالاجنس یاقبیل سے ہے اسلئے کہ یہ بت پرست نصرانیت کے تہواروں میں سے ہے ،لہذا کسی مسلمان کلمہ گوشخص کیلئے جو الله اوریوم آخرت پرایمان رکھتا ہواس تہوارکو منانا، یا اقرارکرنا، یا اسکی مبارکبادی دینا جائزنہیں ،بلکہ الله ورسول کی دعوت پر لبیک کہتےہوئے ،اورانکی غضب وناراضگی سے دوررہتے ہوئے اس تہوار کا چھوڑنا اوراس سے بچنا ضروری ہے ،اسی طرح مسلمان کیلئے اس تہواریا دیگرحرام تہواروں میں کسی بھی طرح کی اعانت کرنا حرام ہے چا ہے وہ تعاون کھانے،یاپینے، یا خرید وفروخت،یا صنا عت، یا ہدیہ وتحفہ، یا خط وکتابت یا اعلانات وغیرہ کے ذریعہ ہو ،اسلئے کہ یہ سب گناہ وسرکشی میں تعاون، اورالله ورسول کی نافرما نی کے

قبیل سے ہیں ،اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :﴿ ’?ã ‡(qç̈r$è?r ’?ã ‡(qç̈r$è? Ÿwr 3“ qø)G9$#r Îhy9ø9$#

[4:المائدہ] ÇËÈ É>$)Ïèø9$# ß‰ƒÏ‰x© ©!$# bÎ) (©!$# (qà)?$#r Èbºurô‰ãèø9$#r ÉOøOM}$#

"نیکی اور پرہیزگاری کے معاملے میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اورگناہ اورظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو ، اوراللہ تعالی سے ڈرتے رہو ،بے شک اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے " .

اورمسلمان کیلئے ہوحالت میں کتاب وسنت کو پکڑے رہنا خا ص طورسے فتنہ وکثرت فساد کے اوقات میں لازم وضروری ہے ، اسی طرح ان لوگوں کی گمراہیوں میں واقع ہونے سے بچاؤ اورہوشیاری اختیارکرنا بھی ضروری ہے جن پر اللہ کا غضب ہوا اورجو گمراہ ہیں (یعنی یہود ونصاری)، اوران فاسقوں سے بھی جو اللہ کی قدروپاس نہیں رکھتےاورنہ ہی اسلام کی سربلندی چاہتے ،

اورمسلمان کے لئے ضروری کہ وہ ہدایت اوراس پے ثابت قدمی کے لئے اللہ ہی کی طرف رجوع کرے کیونکہ ہدایت کا مالک صرف اللہ ہے اور اسی کے ہاتہ میں توفیق ہے ،اوراللہ ہمارے نبی محمد انکے آل وأصحاب پر درودوسلام نازل فرمائے آمین !

(دائمی کمیٹی برائے تحقیقات وافتاء ،فتو ی نمبر: (21203) بتاریخ 1420/11/23 ھ

---

*نوٹ:(اس مقالہ کا اکثر مواد چند تصرف کے سا تہ "موقع الإسلام سؤال والجواب" سے مأخوذ ہے لہذاتفصیل کے لیےمذکورہ موقع کی طرف رجوع کیا جائے.)